اور اگلی آیت 39 میں قارون، فرعون اور ہامان کا ساتھ ہی ذکر کر دیا
یہ سب بھی جھٹلانے والے تکبر کرنے والے تھے۔ لیکن اللہ کی گرفت
سے بچ نہ سکے۔

آیت 40 میں مختلف لوگوں کے عذاب کی بات ہوئی کہ کس کس طرح ان پر آیا
اسکو ہم دیکھ لیتے ہیں۔
قوم عاد = نہایت تند و تیز ہوا کا عذاب آیا جس میں کنکریاں بھی شامل تھیں۔
اور یہ ہوا انکو آسمان تک لیجاتی پھر سر کے بل زمین پر دے مارتی
قوم ثمود = جنہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا: سخت چنگھاڑ کا عذاب آیا۔
قارون کا ذکر ہے جسے اسکے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔
اور آخری فرعون کی بات ہے جسکو ڈبو دیا گیا۔

آیت 41: اللہ تعالیٰ نے یہاں شرک کی مثال کس چیز سے دی ہے؟ کیا سمجھ میں آیا

جواب: مکڑی کے گھر سے / جالا۔ جو نہایت کمزور اور ناپائیدار ہوتا ہے۔
اسی طرح اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا معبود، حاجت روا اور مشکل کشا
سمجھنا بالکل بے فائدہ ہوتا ہے۔ جیسے اللہ کے سہارے مکڑی کے جالے کی
طرح ٹوٹ جاتے ہیں۔

آیت 43-44: اللہ تعالیٰ ان مثالوں کو بیان کرنے کا مقصد بتا رہے ہیں
کہ لوگ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ آگے فرمایا کہ یہ بات علم والے ہی سمجھتے ہیں
تو اس سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: اللہ اور اسکی شریعت کا علم جاننے والے۔ آیات اور دلائل کا علم
جو لوگ غور و فکر کرکے ہدایت کا راستہ پاتے ہیں۔

آخری آیت میں اللہ نے اپنی تخلیق کی طرف توجہ دلائی کہ کائنات کو ایک
مقصد کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اس میں ہی اللہ کے وجود اسکی قدرت، علم
و حکمت کو پہچانو۔ اور مان جاؤ کہ اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں
کوئی حاجت روا، مشکل کشا نہیں۔